رجسٹرڈ ایل نمبر ۷

غیرت ایمانی

یہ اس خطبہ کا مضمون ہے جو ہماری محسن و مخدوم مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی نے کسی زبردست تحریک پر ۲۹ر ستمبر سنہ ۱۸۹۹ء کے جمعہ میں پنجابی بولی میں بیان فرمایا تھا۔ چونکہ یہ مضمون اپنی اہمیت اور ضرورت کے لحاظ سے شائع ہونا لازم تھا لہذا ہم نے اس کو ساتھ ساتھ اردو زبان میں لکھ لیا اور پھر حضرت مولانا صاحب کی نظر ثانی کے بعد آج درج کیا جاتا ہے۔ ہم کو اُمید ہے کہ جس غرض اور منشا کے لئے مولوی صاحب نے اس کو بیان فرمایا تھا۔ وہ اس اشاعت سے اور بھی وسعت کے ساتھ پوری ہو سکے گی انشاء اللہ تعالے۔ (ایڈیٹر)

میں آج اپنے دوستوں کو چند باتیں سنانی چاہتا ہوں۔ اُمید ہے وہ دھیان اور فکر سے سُنیں گے۔ اور جو موجود نہیں ہیں اُنکو سنا دیں گے۔

میرے عزیزو!

یاد رکھو اللہ تعالے انسان کی ایک حالت کو پیار کرتا ہے۔ اگر وہ حالت اُس کی نہ ہو اور وہ نقطہ اُس کے دل میں نہ ہو تو اور خواہ سیکڑوں ہی باتیں اُس میں موجود ہوں وہ اللہ تعالے کی قبولیت اور رضا کو من کل الوجوہ حاصل نہیں کر سکتیں۔ بلکہ میں یہ کہوں گا کہ اگر وہ خاص بات جس کا میں ابھی ذکر کرونگا اُس میں نہ ہو تو مجھے اندیشہ ہی ہے کہ دوسری سعادت اور خدا ترسی کی باتوں سے اُسے بہرہ ملے۔ پھر وہ بات جو خدا تعالے کی رضا کو پیدا کرتی ہے کیا ہے؟ وہ

غیرت ایمانی ہے

اگر کسی میں سو خوبی ہو۔ نماز روزہ کا پابند بھی ہو۔ دوسری نیکی کے کام بھی کرتا ہو لیکن اگر یہ سعادت اُس کو حاصل نہیں تو کچھ بھی نہیں اور دوسرے تمام اعمال بجز اس کے کچھ بھی نہیں ہوں گے کہ رسم و عادت کے طور پر وہ کرتا ہے کہ اُس لذت و سرور سے جو ایک غیور مؤمن اُن میں پاتا ہے۔ پس وہ چیز جو خدا کی نظر میں مقبول اور پسندیدہ ہے اور جو انسان کو سچی عبودیت کا شرف دیتی ہے غیرت ایمانی ہے اور غیرت ایمانی سے یہ مراد ہے کہ اللہ تعالے جن چیزوں کو پیار کرتا ہے اُن سے پیار ہو اللہ کا رسول علیہ الصلوۃ والسلام جن باتوں کو عزیز رکھتا ہے اُن سے محبت ہو کتاب اللہ پر عمل ہو اور اُس کے خلاف سے بے حد نفرت اور بیزاری ہو۔ دیکھو اگر کوئی آدمی کسی کے باپ یا ماں پر تہمت رکھے

یا بہن یا بیوی پر حرف رکھے تو کیا کشادہ پیشانی اور خوشی کے ساتھ اُس سے ملنا وہ پسند کرے گا؟ ہرگز نہین۔ یہ غیرت مادی اشیا کی نسبت ہے ایمانی چیزون کی نسبت اس سے بدرجہا زیادہ غیرت ہونی چاہئے اگر کہین نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہتک ہوتی ہو اور خدا اور اُس کی پاک کتاب سے ہنسی ہوتی ہو یاد رکھو اور خوب یاد رکھو جب تک اُس مکان سے جہان ایسی باتین ہون اور اُس ناپاک منہ سے جس سے ایسی گستاخانہ باتین نکلتی ہون پوری بیزاری اور کامل نفرت نہو ایمان کی تکمیل نہین ہوسکتی؟

کس قدر تعجب اور شرم کی بات ہے کہ ہم اپنے رشتہ دارون کی نسبت ذرا بھی ہتک آمیز لفظ سننا گوارا نہین کر سکتے۔ مگر اللہ اور اُس کے پاک رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور تضحیک سنتے ہوئے ہماری پیشانی پر شکن تک نہ پڑے اور پھر مومن کے مومن اور مسلمان کے مسلمان بنے رہین۔ سوچو! اور پھر سوچو!! میرا یہ منشا نہین کہ ایسے لوگون سے جھگڑا اور فساد کرو۔ ہرگز ہرگز نہین قرآن کریم اور اسلام کا یہ منشا نہین۔ اعراض عن اللغو مومن کی شان ہے۔ بیزاری اور نفرت سے یہ مراد ہے کہ ایسے مواقع ومجالس اور ایسے اشخاص کی مخالطت اور اُن کو قلوب مین وقعت دینے سے کلی پرہیز کرو ایسے مکان اور ایسے انسان سے تعلق رکھکر اگر چاہو کہ خدا تعالےٰ کے حضور سچا ایمان لے کر جاؤ ممکن نہین روح سے پاک توفیق چھین جائے گی۔ یاد رکھو مین بڑے درد دل کے ساتھ کہتا ہون کہ ایسا انسان سعادت اور رشد کی ادنےٰ سی بات پر بھی رفتہ رفتہ کاربند نہ ہو سکے گا۔ اور اندیشہ ہے کہ اُسکا ایمان نفاق سے نہ بدل جائے مومن کامل ہان غیور مومن اُسی وقت ہوگا جب کہ اُس کو عدو اللہ اور عدو الرسول سے پوری بیزاری ہو سنو! خدا کی عزیز اور حکیم کتاب اس بارہ مین کیا فتویٰ دیتی ہے فمن یومن باللہ ویکفر بالطاغوت فقد استمسک بالعروۃ الوثقیٰ لا انفصام لھا الی آیۃ یعنی جب تک انسان کا ایمان باللہ اور کفر بالطاغوت پکا اور کامل نہ ہو اُسے حبل اللہ مل نہین سکتی یعنی جیسے ایکطرف اللہ تعالےٰ سے اس کا پختہ رابطہ ہو اُس کے غیر سے یعنی اُس کی نواہی اور مرتکبان نواہی سے کلی بیزاری اور تنفر ہے۔ بعض آدمی ہین جو طبعاً زنا۔ شراب اور فسق وفجور کے خود مرتکب نہین مگر باایہمہ شراب خوار یا زناکار کو بُرا نہین جانتے اگر کوئی بھلا آدمی ملے تو بھی خیر اور اگر کوئی عیاش اوباش ملجاوے تو بہتر۔ غرض اپنے منہ سے آپ کو صلح کل اور ہر دل عزیز کہتے ہین اور اپنے مشرب کی خوبی مین کہتے ہین۔

بامسلمان اللہ اللہ بابرہمن رام رام

ایسے شریر صلح کل نہین ہوتے اور نہین ہو سکتے۔ ایک میان مین دو تلوارین سما نہین سکتین۔ ظلمت اور نور یکجا اکھٹے نہین ہو سکتے۔ مین بڑے زور سے کہتا ہون کہ ہو نہین ہو سکتا کہ ایک آدمی خدا تعالےٰ اور اس کے پاک رسول اور اُس کی مجید کتاب سے دوستی اور سچا پیار بھی رکھے اور اُس کے دشمنون سے بھی پیار کرے۔

میرے عزیزو!

جو یہان موجود ہو اور جو یہان موجود نہین وہ دوسرون کو سنا دین کہ خدا ایک بات چاہتا ہے اور اگر وہ بات نہین تو ساری محنتین اور کوششین رایگان جانے کا اندیشہ ہے اور یہ وہی غیرت ایمانی ہے جسکا مین ذکر کر رہا ہون۔

اس زمانہ مین

جہان طرح طرح کی اور بیحیائیان اور بے غیرتیان ہر قسم کے فسق و فجور ہو رہے ہین اس کے ساتھ ساتھ ایمانی غیرت بھی بہت کم ہو رہی ہے۔ مین دیکھتا ہون کہ برادریون کے لحاظ سے دنیا داری اور ظاہر داری کے خیال سے شریعت اور شریعت کے حامیون کے ہتک اور تضحیک کی بھی پروا نہین کی جاتی۔

اس مسجد مین بہت سے لوگ ہین جو نمازین پڑھتے ہین اگر یہان نہین تو کسی اور مسجد مین مگر ساتھ ہی اپنی سچی غیرت اور ایمانی غیرت۔ اللہ اور اُس کے رسول کے لئے اُن کے دشمنون سے نفرت اور بیزاری اُن مین نہین ہے۔ وہ اُن لوگون کے پاس جاکر بیٹھتے ہین جو خدا اور رسول کی باتون پر ہنسی اڑاتے اور بُری باتون سے اُن کو تشبیہ دیتے ہین اُس وقت وہ بھی اُن کے سامنے بیٹھے سنتے اور ہنستے ہین۔ کیا یہ ایمان ہے؟ کیا یہی اسلام ہے۔ ہم مین تب سمجھون کہ اگر اُن کی مان بہن کو وہان گندی گالی دی جاوے اور نہایت بیحیائی اور خباثت سے اُنکا ذکر کیا جاوے اور وہ پھر بھی وہان بیٹھے ہوئے ہان مین ہان ملاتے رہین۔ خدا کے لئے سوچو! اور بتلاؤ کہ کیا اگر کوئی تمھاری مان بہن کو گالی دے تم پھر بھی اُن سے خندہ رو مل سکتے ہو؟ یقیناً کوئی باحیا اور غیرت پسند شریف ایسا نہ کرے گا پھر تم ہی بتلاؤ۔ اگر کوئی ناپاک فطرۃ دہریہ بیدین خدا کے برگزیدون کو معاذ اللہ کتون سے تشبیہ دے۔ اگر تم مین بے ایمانی کی

رگ اور کفر کی بو نہین تو پھر ایسے لوگون سے اختلاط کیون ہے؟

مین قسم کھا کر کہتا ہون اُس ذات پاک کی جس کے حضور مرنے کے بعد جانا ہے۔ کُتّے کے مُنہ سے مُنہ لگانا آسان۔ جذامیون کی رال اور رستے چاٹنا آسان۔ کسی متعفن سے متعفن اور گھنونی سے گھنونی چیز کا اُٹھا لینا آسان۔ مگر مشکل اور بدتر ہے تو وہ اللہ اور اس کے رسول اور اُس کی پاک کتاب کے دشمن کے مُنہ سے کچھ سُننا اور اس کے ساتھ مل مل کر بیٹھنا اور اس کے ناپاک سانس سے متاثر ہونا ایسا انسان مجذوم سے بدتر اور کُتّے اور مردار سے پلید تر اور ناپاک تر ہے۔

اللہ اللہ سوچو تو سہی وہ کیا بات ہے جسنے ایک کنجر کو کنجر بنا دیا۔ وہ کیا چیز ہے جس نے ایک خانگی کو خانگی بنا دیا اور وہ اپنی شرم گاہ کو ہر ایک راہ چلتے ہوئے کے آگے چند پیسون پر رکھنے کو طیار ہو گئی۔ یہ وہی بے غیرتی اور حیا سوزی ہے جو ابتدا مین قلیل تھی مگر آخر مین نوبت بدین جا رسید۔

پس یاد رکھو جس دل مین اللہ کی عزت اور اس کے دین اور شریعت کی عزت نہین وہ دل کنجری اور خانگی ہے اور مین خدا سے پناہ چاہتا ہون کہ ایسا بے غیرت اور بے حیا دل ہماری جماعت کے کسی فرد کے سینہ مین ہو۔

میرے دوستو! دل کے کانون سے سنو اور نہ صرف سنو

بلکہ

ایسا غیور دل اور غیور روح پیدا کرو کہ خدا اور اس کے پاک دین کے خلاف سُننے کی تم مین برداشت اور تحمل نہ ہو۔ اور تمھاری پیشانیون پر

عزت مند مومن

لکھا ہوا ہو۔ اور ایک چمکتا ہوا نور کا شعلہ ہو جو ایسے حیا سوز لوگون کو اپنی پیشانی سیاہ کر دے۔

یاد رکھو

کہ وہ مجلس جہان تمہارے پاک و برگزیدہ امام (علیہ افضل التحیات والسلام) کو بُرا کہا جاوے دہان مت جاؤ۔ ورنہ بے غیرت ہو جاویگا وہ دل اور بے حیا ہو جاوے گی وہ روح جو ایسی باتین سُننے کا نام تحمل رکھے گی۔ تم خوب جانتے ہو کہ ہر فعل کا پھل ہوتا ہے یہ بیغیرتی پھلبہری (برص) کی طرح تمام روح کو گھیر لیتی ہے۔

تم جو عزت مند کے مطیع اور متبع اور مرید ہو عزت مند بنو۔ اس کی عزت کا اندازہ کرو۔ برادری سے قطع تعلق کر لیا؟ کیون۔ غیرت ایمانی کا تقاضا یہی تھا؟ بیٹون کی پروا نہین کی کیون؟ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی باتون پر ہنسی اُڑانے والون کی مکروہ آواز سُننے کی برداشت نہ تھی۔ اس سے بڑھکر کیا عزت ہو گی۔

تم اس کے مرید ہو پس ایسے ہی غیور بنو۔

تم جو اس پاک جماعت مین داخل ہوئے ہو

یاد رکھو!

کبھی اس شخص کے پیچھے نماز مت پڑھو جو خدا تعالے کے اس برگزیدہ بندہ اور منتخب امام کو اس کو جسے

خاتم النبیین صلعم نے سلام

اور جسے خود خدا نے چنا اور اپنے ہاتھ سے مسیح کیا بُرا کہتا۔ بُرا جانتا یا مداہن ہو۔ یا جہان اُس خلیفہ اللہ کے خلاف باتین ہوتی ہون جو خدا کی توحید اور جلال اس کے رسول کی عزت اور عظمت کو قائم کرنے کے لئے اس فسق و فجور کی تیرہ و تار رات مین بدر کامل کی طرح چودھوین صدی کا امام ہو کر آیا ہے۔

سیاہ ہو وہ مُنہ جس مین اسکا شکوہ اور گلہ ہو۔

اور کٹ جائے وہ جیبھ جو اس کی عیب چینی کرتی ہو۔

بالآخر مین پھر کہتا ہون۔ کہ تم اپنے اعمال و افعال سے دکھا دو کہ تم غیور مومن ہو۔

تمھاری نماز اپنی جماعت کے ساتھ درست ہو سکتی ہے اور کسی کے پیچھے نہین ہوتی۔ اگر اپنے احباب نہین کچھ پروا نہین اکیلے پڑھو۔

مگر نور کے اعدا اور خلیفۃ اللہ کے مخالفون کی اقتدا ہرگز ہرگز نہ کرو۔

خدا تعالے مجھے اور میرے سارے دوستون کو جو حاضر و غائب ہین غیور مومن بنا وے آمین۔

خطبہ

جو حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب سلمہ ربہ نے ۲۰ر اکتوبر ۱۸۹۹ء کو پڑھا۔

سُورۃ الدہر کا پہلا رکوع

یہ ایک سورہ شریف ہے جو جمعہ کے دن فجر کی نماز کی دوسری رکعت مین پڑھی جاتی ہے۔

اللہ تعالے اس مین اوّل اپنے ان احسانات کا تذکرہ فرماتا ہے جو مولیٰ کریم نے انسان پر کئے ہین۔ اس تذکرہ کی وجہ یہ ہے کہ اگر آدمی کی فطرۃ اچھی ہو اور وہ سعادت مند ہو۔ فہیم ہو عقل کی مار اس پر نہ پڑی ہو تو یہ بات ایسے انسان کی سرشت مین موجود ہے کہ جو کوئی اس پر احسان کرے تو محسن کی محبت طبعاً انسان کے دل مین پیدا ہوتی ہے۔ اسی طبعی تقاضائے فطرۃ کی طرف ہمارے سید و مولےٰ محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایما کرکے ارشاد فرمایا ہے

جبلت القلوب علیٰ حب من احسن الیھا یعنی انسانی سرشت مین یہ بات داخل ہے کہ وہ اپنے محسن سے محبت کرتا ہے - اسی قاعدہ اور تقاضاء فطرۃ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم مین یہ طرز بھی اختیار کیا ہے کہ سعادت مندون کو اپنے احسان و انعام یاد دلاتا ہے کہ وہ محبت الٰہی ترقی دیکر کے سعادت حاصل کرین اندرونی اور بیرونی انعامات پر غور کرین اور سوچین تا انکی جناب الٰہی سے محبت ترقی کرے پھر یہ بات بھی انسان کی فطرۃ مین ہی کہ جب انسان کسی سے محبت بڑھا لیتا ہے تو محبوب کی رضامندی کے لئے اپنا وقت اپنا مال اپنی عزت و آبرو و غرض ہر عزیز سے عزیز چیز کو خرچ کرنے پر طیار ہو جاتا ہے پس جب خدا تعالےٰ کے احسانات اور انعامات کے مطالعہ کی عادت پڑ جاوے تو اسے اللہ تعالےٰ کی محبت پیدا ہوگی اور روز بروز محبت بڑھے گی - اور جب محبت بڑھ گئی تو وہ اپنی تمام خواہشون کو رضاء الٰہی کے لئے متوجہ کرے گا اور اس رضاء الٰہی کو ہر چیز پر مقدم سمجھے گا۔

دیکھو سب سے بڑا اور عظیم الشان احسان جو ہم پر کیا وہ یہ ہی کہ ہمکو پیدا کیا - اگر کوئی دوست مدد دیتا ہے تو ہمارے پیدا ہونے اور موجود ہونے کے بعد اگر کوئی بھلی راہ بتلا سکتا ہے یا علم پڑھا سکتا ہے مال دے سکتا ہے غرض کہ کسی قسم کی مدد دیتا ہے تو پہلے ہمارا اور اس چیز کا اور دینے والیکا وجود ہوتا ہے تب جاکر وہ مدد دینے والے مدد دینے کے قابل ہوتا ہے - غرض تمام انعامون کے حاصل کرنے سے پیشتر جو کسی غیر سے ہون پہلا اور عظیم الشان احسان خدا تعالےٰ کا یہ ہے کہ ہمارے ہم کو اور اس چیز کو جس سے ہمین راحت پہونچے اور جس نے ہمین راحت پہنچائی اس کو وجود عطا کیا پھر صحت و تندرستی عطا کی اگر دندان بھی بیماری ہو جاوے تو تمام راحت رسان چیزین بھی راحت رسان نہین رہتین - دانت درد کرے تو اس کا نکالنا پسند ہو جاتا ہے آنکھ دکھ دینے کا باعث بن جاوے تو گا ہے اس کا نکالنا ہی پڑتا ہے -

برادران جب بیماری لاحق ہوتی ہے تب پتہ لگتا ہے - کہ صحت کیسا انعام تھا - اس صحت کے حاصل کرنے کو دیکھو کس قدر مال خرچ کرنا پڑتا ہے - طبیبون کی خوشامد - دعا والون تعویذ ٹوٹکے والون کی منتین غرض قسم قسم کے لوگون کے پاس جنسے کچھ بھی امید ہو سکتی ہے انسان جاتا ہے - دواؤن کے خرید کرنے مین کتنا ہی روپیہ خرچ کرنا پڑے بلا دریغ خرچ کرتا ہے - ایک آدمی مرنے لگتا ہے تو کہتے ہین دو باتین کرا دو خواہ کچھ ہی لے لو - حالانکہ اس نے لاکھون باتین کین -

چونکہ ان لوگون کو جو احسانات کا مطالعہ نہین کرتے خبر بھی نہ تھی غرض یہ سب انعامات جو ہم پر ہوئے ہین ان مین سے اول اور بزرگ ترین انعام وجود کا ہے جو اللہ تعالیٰ نے دیا ہے پس اس سورہ شریفہ مین اول اسی کا ذکر فرمایا -

+ھَلۡ اَتٰی عَلَی الۡاِنۡسَانِ حِیۡنٌ مِّنَ الدَّھۡرِ لَمۡ یَکُنۡ شَیۡئًا مَّذۡکُوۡرًا - انسان پر کچھ زمانہ ایسا بھی گذرا ہے یا نہین ؟ کہ یہ موجود نہ تھا -

میری حالت کو دیکھو اس وقت مین کھڑا بول رہا ہون مگر کیا کوئی بتلا سکتا ہے کہ سواسی برس پیشتر مین کہان تھا ؟ اور میرا کیا مذکور تھا - کوئی نہین بتلا سکتا یہ جناب الٰہی کا فیضان ہے کہ ایک ذرہ سی چیز سے انسان کو پیدا کیا چنانچہ فرماتا ہے اِنَّا خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ مِنۡ نُّطۡفَۃٍ اَمۡشَاجٍ نَّبۡتَلِیۡہِ - ہم نے انسان کو نطفہ سے بنایا نطفہ مین صدہا چیزین ایسی ہین جنسے انسان بنتا ہے -

عام طور پر ہم لوگ ماں کو دیکھ نہین سکتے کوئی بڑی اعلیٰ درجہ کی خوردبین ہو تو اس کے ذریعہ سے وہ نظر آتے ہین پھر بتلایا کہ پہلا انعام تو عطاء وجود تھا پھر یہ انعام کیا فَجَعَلۡنٰہُ سَمِیۡعًۢا بَصِیۡرًا خدا ہی کا فضل تھا کہ کان دئے - آنکھین دین اور سنتا دیکھتا بنا دیا -

سارے کمالات اور علوم کا پتہ کان سے لگ سکتا ہے یا نظارہ قدرت کو دیکھکر انسان باخبر ہو سکتا ہے - یہ عظیم الشان عطیے بھی کس کی جناب سے ملے ؟ مولیٰ کریم ہی کی حضور سے ملے - آنکھین ہین تو نظارہ قدرت کو دیکھتی ہین - خدا کے پاک بندون اس کے پاک صحیفون کو دیکھکر حظ اٹھائین - کان کے عطیہ کے ساتھ زبان کا عطیہ بھی آ گیا کیونکہ کان اگر نہ ہون تو زبان پہلے چھن جاتی ہے - اب اگر ان مین سے کوئی نعمت چھن جاوے تو پتہ لگتا ہے کہ کیسی نعمت جاتی رہی - آنکھ بڑی نعمت ہے یا کان بڑی دولت ہے ان عطیون مین کوئی بیماری یا روگ لگجاوے تو اس ذراسی نقصان کی اصلاح کے لئے کس قدر روپیہ - وقت - خرچ خرچ کرنا پڑتا ہے - مگر یہ صحیح سالم عمدہ بے عیب - بے روگ عطیہ اس مولیٰ کریم نے مفت بے مزد عنایت فرمائے ہین - یون نظر اٹھاتے ہین تو وہ عجیب در عجیب تماشا ہائے قدرت دیکھتے ہوئے آسمان تک چلی جاتی ہے ادھر نظر اٹھاتے ہین تو خوش کن نظارے دیکھتی ہوئی افق سے پار جا نکلتی ہے کان کہین کہین دلکش آوازین سن رہے ہین کہین معارف و حقایق توحید کی داستان سے حظ اٹھاتے ہین - کہین روحانی عالم کی باتون سے لطف اٹھا رہے ہین - بیشک یہ مولیٰ کریم ہی کا

+ نوٹ دیکھو صفحہ ۶ کالم ۲

فضل اور احسان ہے کہ ایسے انعام کرتا ہے۔ پیدا کرتا ہے اور پھر ایسی بے بہا نعمتیں عطا کرتا ہے کسی کی ماں۔ کسی کا دوست۔ کسی کا باپ وہ نعمتیں نہیں دے سکتا جو خدا تعالیٰ نے دی ہیں۔ پھر اسی پر بس نہیں فرمائی إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ ہم نے انسان کو ایک راہ بتلائی۔ یہی ایک مسئلہ ہے جو بڑا ضروری تھا۔ ہم پیدا ہوئے سب کچھ ملا مگر کوئی کتنی کوشش کرے۔ ہمیشہ کے لئے نہ کوئی رہا ہے نہ رہے گا سارے انبیاء و رسل تمام اولیاء و کبراء ملت تمام مدبر اور بڑے بڑے آدمی سب کے سب چل دئے۔ پس کوئی ایسا انعام ہو جو ابد الآباد راحت اور سرور کا موجب ہو۔ اس کے لئے فرمایا انا ہدیناہ السبیل + ہم نے ایک راہ بتلائی اگر اس پر چلے تو ابد الآباد کی راحت پا سکتا اس پاک راہ کی تعلیم ہمیشہ ہمیشہ خدا تعالے کے برگزیدہ بندوں کی معرفت ہوئی ہے۔

گو خود فطرت انسانی میں اس کے نقوش موجود ہیں۔ بہت مدت گذری جب کہ دنیا میں ایک عظیم الشان انسان اس پاک راہ کی ہدایت کے لئے آیا جس کا نام آدم علیہ السلام تھا۔ پھر نوح۔ ابراہیم۔ موسیٰ عیسیٰ علیہم السلام آئے اور ان کے درمیان ہزاروں ہزار مامور من اللہ دنیا کی ہدایت کو آئے۔ اور ان سب کے بعد میں ہمارے سید و مولیٰ سید ولد آدم فخر الاولین والآخرین افضل الرسل و خاتم النبیین حضرت محمد رسول رب العلمین صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ اور پھر کیسی رہ نمائی فرمائی کہ ان کے ہی نمونہ پر ہمیشہ خلفاء رحمت کو بھیجتا رہا حتیٰ کہ ہمارے اس مبارک زمانہ میں بھی ایک امام اس ہدایت کے بتلانے کے لئے مبعوث فرمایا۔ اور اس کو اور اس کے اقوال کو تائیدات عقلیہ اور نقلیہ۔ و آیات ارضیہ و سماویہ سے مؤید فرما کر روز بروز ترقی عطا کرتا ہے۔ اور بتاتا ہے کہ کس طرح الٰہی ہاتھ ایک انسان کی حفاظت کرتا ہے اور کس طرح آئے دن اس کے اعدا نیچا دیکھتے ہیں والحمد للہ رب العلمین

ہاں تو پھر خدا کی ایک ممتاز جماعت ہمیشہ اپنے اقوال سے اس راہ کو بتلاتی اور اپنے اعمال سے نمونہ دکھلاتی ہیں۔ جس سے ابدی آرام عطا ہو۔

پھر دیکھو کہ انعام الٰہی تو ہوتے ہیں مگر ان انعامات کو دیکھنے والے دو گروہ ہوتے ہیں إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا ایک تو وہ لوگ ہوتے ہیں جو ان ہدایات کی قدر کرتے ہیں اور ایک وہ ہوتے ہیں جو قدر نہیں کرتے ہیں۔ اور ان دستوروں پر عمل درآمد نہیں دکھاتے۔ ہمیشہ سے یہی طریق رہا ہے ایک گروہ جو سعادتمندوں کا گروہ ہوتا ہے ان پاک راہوں کی قدر کرتا ہے اور اپنے عمل درآمد سے بتلا دیتا ہے کہ وہ فی الحقیقت اس راہ کے چلنے والے اور اس راہ کے ساتھ پیار کرنے والے ہیں اور دوسرے اپنے انکار سے بتلا دیتے ہیں کہ وہ قدر نہیں کرتے۔ یہ قرآن شریف جب آیا۔ اور ہمارے سید و مولے رسول اکرم فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم اور پھر اپنے کامل اور پاک نمونہ سے ہدایت کی راہ بتلائی۔ بہت سے نابکار سعادت کے دشمن انکار اور مخالفت پر تل پڑے اور جو سعادت مند تھے وہ ان پر عمل کرنے کے لئے نکلے اور دنیا کے سرمایہ فخر و سعادت اور راحت و آرام ہوئے اور ان کے دشمن خائب و خاسر اور ہلاک ہوئے آخر وہ سعادت کا زمانہ گذر گیا۔ دور کی باتیں کیا سناؤں۔ گھر کی اور آج کی بات کہتا ہوں۔ اب بھی اسی نمونہ پر ایک وقت لایا گیا اور وہی قرآن شریف پیش کیا گیا ہے۔ مگر سعادت مندوں نے قدر کی اور ناعاقبت اندیش نابکاروں نے ناشکری اور مخالفت۔

مگر نادان انسان کیا یہ سمجھتے ہیں کہ انعام الٰہی کی ناقدری کرنے سے ہم سے کوئی بازپرس نہ ہوگی ان کا یہ خیال غلط ہے دنیوی حکومت میں ہم دیکھتے ہیں کہ کسی حاکم کا حکم آجاوے اور پھر رعایا اس حکم کی تعمیل نہ کرے تو سزایاب ہوتی ہے۔ نہ ماننے والوں کا آرام رنج سے اور ان کی عزت ذلت سے مبتدل ہو جاتی ہے۔ پھر اگر کوئی احکم الحاکمین کی بتائی راہ اپنا دستور العمل نہ بنا دے تو کیونکر دکھوں اور ذلتوں سے بچ سکتا ہے۔

یاد رکھو کہ حکم حاکم کی نافرمانی حسب حیثیت حاکم ہوا کرتی ہے یہ ذلت بھی اسی قدر ہوگی جس قدر حاکم کے اختیارات ہیں۔

دنیا کے حاکم جو محدود حکومت رکھتے ہیں ان کی نافرمانی کی ذلت بھی محدود ہی ہے مگر خدا تعالے جو غیر محدود اختیارات رکھتا ہے اس کے حکم کی خلاف ورزی میں ذلت بھی طویل ہوگی۔ گو یہ سچ ہے کہ سبقت رحمتی علی غضبی میری رحمت میرے غضب سے بڑھی ہوئی ہے مگر جیسی کہ اس کی طاقتیں وسیع ہیں اسی اندازہ سے نافرمان کی ذلت بھی ہونی چاہیئے اور ہوگی ہاں بہت سی سزائیں ایسی ہیں کہ انسان انکو دیکھتا ہے اور بہت سی سزائیں ہیں کہ انکو نہیں دیکھ سکتے تو غرض یہ ہے کہ کوئی یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ خدا کے قانون اور حکم کی اگر پرواہ نہ کریں گے تو کیا نقصان ہے ہاں نہیں نہیں خبردار ہو جاؤ۔ مولیٰ فرماتا ہے إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَلَاسِلَ وَأَغْلَالًا وَسَعِيرًا۔ منکر کو تین قسم کی سزا دیں گے۔

ہر ایک انسان کا جی چاہتا ہے کہ میں آزاد رہوں جہاں میری خواہش ہو وہاں پہنچ سکوں پھر چاہتا ہے کہ جہاں چاہوں حسب خواہش نظارہ ہائے مطلوبہ دیکھوں اور آخر جی کو خوش کروں۔ کہیں جانا پڑے تو جاؤں اور کہیں سے بھاگنا پڑے تو وہاں سے بھاگوں اور کسی چیز کو دیکھنا پڑے تو اسو دیکھوں

+ نوٹ دیکھو صفحہ ۹ کالم ۳

بہرحال اپنا دل ٹھنڈا رکھوں۔
پس یہ تین عظیم الشان امور ہیں۔ اگر کہیں جاتا ہے تو منشا ہے کہ دل خوش ہو۔ کسی کو دیکھتا ہے تو اس لیئے کہ جان کو راحت ملے۔ نتیجہ بہرحال دل کی خوشی ہے مگر جب انسان خدا تعالےٰ کی نعمتوں کا کفر کرتا ہے تو نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان نعمتوں سے محروم ہو جاتا ہے۔
خدا تعالیٰ نے اولاً تین ہی نعمتوں کا ذکر کیا ہے عطاء وجود۔ عطاء سمع۔ عطاء بصر۔ ان نعمتوں سے اگر کوئی جاتی رہے تو کیا سچی خوشی اور حقیقی راحت مل سکتی ہے کبھی نہیں۔ پھر خاص الخاص نعمت جو انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ ملی ہے اس کے انکار سے کب راحت پا سکتا ہے؟۔
قانون الٰہی اور شریعت خداوندی کو توڑتا ہے کہ راحت ملے؟ مگر راحت کہاں؟ دیکھو ایک نابکار انسان حدود اللہ کو توڑ کر زنا کا ارتکاب کرتا ہے کہ اسے لذت و سرور ملے مگر نتیجہ کیا ہے؟ اگر آتشک اور سوزاک میں مثلاً مبتلا ہو گیا۔ تو بجائے اس کے جسم کو راحت و آرام پہونچاوے۔ دل کو سوزش اور بدن کو جلن نصیب ہوتی ہے قانون الٰہی کو توڑنے والے کو راحت کہاں۔؟
پھر اس کے لیئے اِنَّا اَعْتَدْنَا لِلْکٰفِرِیْنَ الی الآیہ یعنی منکر انسان کے لیئے کیا ہوتا ہے۔ پاؤں میں زنجیر ہوتی۔ گردن میں طوق ہوتا ہے جیسے باعث انواع و اقسام راحت و آرام سے محروم ہو جاتا ہے دل میں ایک جلن ہوتی ہے جو ہر وقت اس کو کباب کرتی رہتی ہے دنیا میں اس کا نظارہ موجود ہے مثلاً وہی نافرمان زانی۔ بدکار قسم قسم کے آرام جسمانی میں مبتلا ہو کر اندر ہی اندر کباب ہوتے ہیں اور پھر نہ وہاں جا سکتے ہیں نہ نظر اٹھا کر دیکھ سکتے ہیں اسی ہم و غم میں مصائب اور مشکلات پر قابو نہ پا کر آخر خودکشی کر کے ہلاک ہو جاتے ہیں دنیا میں ہدایت کے منکروں اور ہادیوں کے مخالفوں نے کیا پھل پایا۔
دیکھو ہمارے سید و مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر جنہوں نے اس ابدی راحت اور خوشی کی راہ سے انکار کیا کیا حال ہوا؟ وہ عمائد مکہ۔ جو ابوجہل۔ عتبہ۔ شیبہ وغیرہ تھے اور مقابلہ کرتے تھے وہ فاتح نہ کہلا سکے کہ وہ اپنے مفتوحہ بلاد کو دیکھتے اور دل خوش کر سکتے؟ ہرگز نہیں ان کے دیکھتے ہی دیکھتے انکی عزت گئی۔ آبرو نہ رہی۔ مذہب گیا۔ اولاد ہاتھ سے گئی غرض کچھ بھی نہ رہا۔
ان باتوں کو دیکھتے اور اندر ہی اندر کباب ہوتے تھے۔ اور اسی جلن میں چلدیے۔ یہ حال ہوتا ہے منکر کا۔
جب وہ خدا تعالیٰ کی کسی نعمت کا انکار کرتا ہے تو برے نتائج کو پالیتا ہے اور عمدہ نتائج اور آرام کے اسباب سے محروم ہو جاتا ہے۔
- باقی آیندہ انشاء اللہ تعالیٰ -

+ نوٹ متعلق صفحہ ۴

انسان پر ہر زمانہ ایسا آتا ہے یا زیادہ وضاحت سے یوں کہو کہ ہر ادنی سے ادنی حصہ وقت جو اس پر آتا ہے اس میں انسان پر ایک نیا وقت اور نئی حالت آتی ہے جو پہلے نہ تھی کچھ ذرات اور اشیاء اس میں بڑھتی جاتے ہیں اور کچھ اپنی ہستی کا زمانہ پورا کر کے نکلتے رہتے ہیں۔ غرض اس آیت پر ایک گہری اور دور بین نگاہ کرنے سے وہ مسئلہ طبیعات کا ثابت ہوتا ہے کہ ہر آن میں یا آن کے بھی ادنی ترین حصہ میں (کیونکہ حین کا لفظ عام ہے اور وہ زمانہ کے ہر چھوٹے سے چھوٹے حصہ پر بولا جا سکتا ہے) ایک نیا جسم انسان اور تمام اشیاء کا ہوتا ہے جو نادان کہتے ہیں ہستی سے نیستی نہیں ہوتی وہ اس مسئلہ مسلمہ پر غور کریں یہ ہمارا وجود باین ہیئت و حالت جواب موجود ہے ہمارے وجود میں آنے سے پیشتر کہاں تھا بلکہ ہر آن میں جب نیا ہوتا ہے تو کہاں سے آتا ہے غرضکہ قرآن کریم کا یہ فلسفہ کیسا سچا اور ثابت شدہ صداقت ہے ہر آن میں انسان اپنی حالت پر غور کر سکتا ہے اور ہر آن ایک نئی بات اس میں پاتا ہے پس اگر غور کرے تو خدا تعالیٰ کے انعامات و احسانات کا کچھ بھی شمار اور اندازہ نہیں کر سکتا۔
کیا ہی مبارک ہیں وہ لوگ جو اپنے وجود کا مطالعہ کرتے ہیں اور ان انعامات الٰہیہ کو دیکھکر اس کی محبت میں سرشار ہوتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

+ نوٹ متعلق صفحہ ۵

چونکہ ہدایت کے معنے طبعی قوتوں کا نشو و نما بھی ہے اس لئے یہ معنے بھی ہو سکتے ہیں کہ ان قویٰ بصر۔ سمع۔ وغیرہ میں جو خواص طبعیہ ہیں وہ بھی اللہ تعالےٰ نے ہی پیدا کیے ہیں اور ہر ایک انہیں سے۔۔۔۔
۔۔۔۔۔ اپنے اس کام میں لگ رہی ہے جس کے لئے وہ پیدا ہوئی ہے اگر ان سے انسان کام نہ لے جس کے لئے وہ وضع ہوئی ہیں تو اس کو ان نتائج بد کا منہ دیکھنا ہوگا جو اس سے اگلی آیت میں درج ہیں۔
پس ضروری ہے کہ ان قویٰ کی قدر اور شکر کیا جاوے جو صرف ان کو برمحل خرچ کرنا ہے۔ (ایڈیٹر)

اقتباس از مکتوب

مفتی محمد صادق صاحب

آج چودھویں صدی کے سر پر اللہ تعالے کا رسول اس کی طرف سے خلقت کے لیئے رحمت اور برکت ہے۔ خدا کی رحمت وسیع ہے اور اس کے ہاں بخل نہیں اور نہ اس کا

جو ہمارے درمیان موجود ہے بخیل ہے ہر کسی کے اپنے ہی عمل خراب ہوں تو وہ اپنے آپ کے سوا اور کسی پر ناراض نہ ہو۔

میرے آقا میں جانتا ہوں کہ خدا ایک ہے اور اس کے سوا اور کوئی الٰہ (معبود محبوب مطلوب مطاع) نہیں۔ اس کو راضی کرنیکا دروازہ محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ اس کے سوا کوئی راہ نہیں جو خدا تک جاوے۔ اللہ تعالےٰ کے اس پیارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچانے کے واسطے آج کل سوائے آپ کے کوئی ذریعہ نہیں ہر ہاں جو اللہ تعالےٰ کے بھیجے ہوئے کو نہ مانے گا وہ جہنم میں اوندھا گرے گا۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ ایک ہے اور اس کے سوا اور کوئی الٰہ نہیں۔ (صادق)

حیدر آباد کی انجمن اتحاد اسلامی

(۱) جو حضرت اقدس کے متبعین کی مجلس ہے نہایت سرگرمی سے اپنا کام کر رہی ہے جیسا کہ اس کے ہفتہ وار جلسوں کی رویدادوں سے معلوم ہوتا ہے۔

(۲) ہمارے مخدوم شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر بمبئی ہوس جو لنڈن تشریف لے گئے تھے بخیر بمبئی پہونچے۔ انکا ارادہ سیدھے دار الامان آنے کا تھا مگر انکے عم زاد بھائی کی خبر وفات نے پہلے ان کو گجرات جانے پر بحکم حضرت اقدس مجبور کیا ہے غالباً شیخ صاحب جلسۃ الوداع پر تشریف لائیں گے۔

(۳) حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کچھ دنوں کے لئے سیالکوٹ تشریف لیگئے امید کی جاتی ہے کہ جلسہ پر تشریف لے آئیں گے۔

(۴) اتفاق حسنہ سے ڈاکٹر رحمت علی صاحب افریقہ سے تشریف لائے اور پھر بخیر واپس رخصت ہو کر ڈاکٹر صاحب کے چہرہ سے رشد وسعادت کے آثار نمایاں ہیں افریقہ میں ڈاکٹر صاحب کی ذاتی نمونہ سے بہت لوگوں نے فائدہ اٹھایا خدا تعالےٰ ڈاکٹر صاحب کا سا خلوص۔ محبت۔ استقلال سب کو عطا کرے

(۵) حضرت اقدس نے الہامی پیشگوئی کے متعلق نیا اشتہار شائع فرمایا ہے اگلے آنکھ میں درج کیا جاویگا انشاء اللہ تعالیٰ

فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس لو

مندرجہ ذیل ادویات تجربہ کثیر کے بعد شایع کی جاتی ہیں اگر حسب ترکیب استعمال سے فائدہ نہ ہو تو بعد وضع محصول ڈاک قیمت واپس لو سچائی کے لئے یہی کافی امر ہے

(۱) دوائی قوت باہ (داخلی وخارجی علاج) چودہ قسم کی ضعف باہ کا حکمی علاج قیمت علاج خارجی عہ علاج داخلی عہ

(۲) دوائی بواسیر خونی وبادی کے لئے اکسیر ہے عہ

(۳) دافع جریان ہر قسم عہ

(۴) علاج آتشک عہ

(۵) دوای سوزاک کہنہ وجدید ہر قسم عہ

(۶) خضاب سالانہ جو نیل کیطرح لگایا جاتا ہے عہ

(۷) دوائی ضعفی خون عہ

مندرجہ بالا ادویات کی قیمت معززہ ایک مریض کے علاج کے لئے ہے اگر اس قدر دوائی سے۔ کوئی نقص باقی رہے زاید دوا مفت دیجاویگی۔

تمام درخواستیں بنام حکیم محمد امین خادم مسیح موعود بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور آنی چاہئیں۔

صاحبزادہ صاحب کے مکان کا چندہ

نواب خان صاحب تحصیلدار جہلم عہ

اشتہار

میلہ مال مویشی واسپان دیوالی ۲۴ر اکتوبر ۱۸۹۹ء سے شروع ہوکر ۲ نومبر ۱۸۹۹ء تک امرتسر میں قرار پایا ہے اس لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ مبلغ دو ہزار روپیہ مال مویشی کو مطابق شرائط مندرجہ فہرست انعام کے جو مشتہر کی گئی ہے دیا جاوے گا۔ اور مبلغ چار سو روپیہ گھوڑوں کو انعام دیا جاوے گا اگر کسی کو فہرست انعام درکار ہو تو درخواست بھیجکر منگوا لے مویشی قابل انعام تاریخ تشخیص انعام سے پہلے داخل احاطہ انعام ہونے چاہئیں ورنہ قابل انعام تصور نہیں ہونگے اور مادہ گاوان قابل انعام کے دودھ کا امتحان تاریخ تشخیص انعام سے تین روز پہلے کیا جاوے گا یعنی یکم دوم۔ سوئم۔ نومبر ۱۸۹۹ء کو دو وقت صبح اور شام دودھ دوہ کر وزن کیا جاوے گا۔ اور نیز میلہ اسپان بھی حسب دستور اس موقعہ پر ہوگا فروخت اسپان پر ایک روپیہ فیصدی محصول لیا جاوے گا اور واضح ہو کہ میلہ مویشی میں جو ٹکٹ فیس وقت داخل ہونے احاطہ میں مال کے دیا جاتا ہے وہ بوقت واپسی یعنی باہر نکال لے جانے مویشی کے دروازہ پر واپس لیا جاوے گا اور خریدار مال کے پاس رسید بطور سند وصول یابی قیمت کے رہے گی۔ (دستخط)

المشتہر

مسٹر۔ جے۔ جی۔ ایس صاحب بہادر سکرٹری میونسپل کمیٹی

امرتسر

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کے یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پردال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچہ سے لے کر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی گئی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ عہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ للعہ خالص ممیرا فی ماشہ عہ مصری سرمہ فی تولہ ۴ر خرچ ڈاک ذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیئے۔

المشتہر پروفیسر میاں سنگھ اہلو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

اس سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میاں سنگھ اہلو والیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے پانی بہت جانا دھند سوزش ہر قسم جس کو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں جلن کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شئے نہیں ہے اس لئے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیئے اس لئے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری ہے۔ راقم ڈاکٹر ڈی ایم بی سانگلی صاحب بہادر ایم بی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی۔

۲ میں بڑی خوشی سے ممیرے کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میاں سنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے جیسا اسکا تجربہ اپنے ایک زیر علاج مریض مسماۃ اتم دیوی عمر ۲۴ سال ساکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں خورو دانے نکلے ہوئے تھے اور پردال پڑنے تھے اس کی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور درد کرتی رہتی تھیں ان میں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا اس کی بینائی میں فرق اس قدر آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی مریضہ مذکورہ نے تین روز تک استعمال کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسی امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن وپنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

۳ میں نے ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میاں سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کرکے دیکھا مفید پایا میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر برج لال گھوس رائے بہادر ڈاکٹر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن وپروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

۴ میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی اک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہے راقم خان بہادر ڈاکٹر سید میر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن وپروفیسر میڈیکل کالج لاہور

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اس کو مبلغ ۵۰۰۰ روپیہ انعام دیا جاوے گا جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی مطلب کے لئے مارچ ۱۸۹۸ء میں جمع کیا گیا ہے۔

(مطبع انوار احمدیہ قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب کے اہتمام سے طبع ہو کر شائع ہوا ہے)